ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان
قُربانی کی اہمیت

قربانی کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مُصافَحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (القربۃ الی رب العلمین لابن بشکوال، ص ۹۱ حدیث ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں *: نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا* ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا* ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا* دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑ کنے

اور اُلجھنے سے بچوں گا* صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا* بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافَحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں* اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا* دیکھ کر بیان کروں گا* پارہ 14، سورۃُ النَّحل ،آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃ**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا* نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا* اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا* مَدَنی قافلے،مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا* قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا* نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی اھمیت

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے قُربانی سے مُتعلِّق چند مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، مثلاً حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نبیِّنا وعلیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلام کا اپنے فرزند حضرت سَیِّدُنا اسماعیل ذبیحُ اللہ علیٰ نبیِّنا وعلیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلام کو حکمِ خُداوندی پر ذَبح کا اِرادہ کرنا، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں قُربانی کے فضائل، انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے خواب سے مُتعلِّق اَہم معلومات، قربانی واجب ہونے کی شرائط، جانور میں کس عیب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوتی، جانوروں پر رحم کرنا چاہیے، اجتماعی قُربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کرنا چاہیے اور آخر میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں سُنّتیں اور آداب بیان کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا خواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام کے خواب سے مُتعلِّق سُنتے ہیں۔ حضرت سیدنا اسمٰعیل ذَبیحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام کی عمر جب تیرہ سال تھی، تو خواب میں آپ کے والدِ مُحترم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی کی طرف سے آپ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام کی قُربانی کا حکم ہوا۔ ذی الحج کے سات دن گزر جانے

پر (حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے) رات کو خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے ۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔'' آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صبح اس پر تَفَکُّر (غوروفکر) کیا اور کچھ تَرَدُّد (شک) میں رہے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے؟ یا خواب فقط خیال تو نہیں، اسی وجہ سے آٹھ ذی الحج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (سوچ بچار کا دن) رکھا گیا آٹھ تاریخ کا دن گزر جانے پر رات پھر خواب دیکھا، صبح یقین کرلیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حکم ہے اسی نو ذُوالْحِجَّہ کو یومِ عرفہ (پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے، اس کے بعد آنے والی رات کو پھر خواب دیکھنے پر صبح اس پر عمل کرنے کا مُصَمَّمْ ارادہ کرلیا۔ اسی وجہ سے دس ذُوالْحِجَّہ کو یَوْمُ النَّحْر (ذبح کا دن) کہا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر)(تذکرۃ الانبیاء)

اس خواب کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حکمِ خُداوندی کی تعمیل کیلئے تیار ہوگئے اور اپنے بیٹے کے سامنے یہ مُعاملہ رکھا تاکہ بیٹا بھی خُوش دِلی سے اس عمل میں شریک ہو۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰىؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تُو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔ (پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۰۲)

حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی رِضائے الٰہی پر فدا ہونے کا

کمالِ شوق سے اظہار کرتے ہوئے کہا:

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہاتو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔(پ۲۳، الصّٰفٰت: ۱۰۲)

شیطان کی ناکامی:

جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذَبح کرنے کیلئے لیجانے لگے توراستے میں شیطان نے اس رِضائے الٰہی والے کام سے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ چنانچہ

"تفسیر طَبری" میں ہے: جب شیطان باپ بیٹے کو بہکانے میں ناکام ہوا تو "جَمرے" کے پاس آیا تو حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُسے "سات کنکریاں" ماریں، کنکریاں مارنے پر شیطان آپ کے راستے سے ہٹ گیا۔ یہاں سے ناکام ہوکر شیطان "دوسرے جمرے" پر گیا، فِرِشتے نے دوبارہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا: "اِسے ماریئے۔" آپ نے اسے سات کنکریاں مارِیں تو اُس نے راستہ چھوڑ دیا۔ اب شیطان "تیسرے جَمرے" کے پاس پہنچا، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فِرِشتے کے کہنے پر ایک بار پھر سات کنکریاں ماریں تو شیطان نے

راستہ چھوڑ دیا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۱۰ ص ۵۰۹، ۵۱۶)

جب ذَبح کرنے کے مقام پر پہنچ گئے تو حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحتَرم سے کہا: اے مرے ابا جان ذبح سے پہلے مجھے باندھ دینا تاکہ میں تڑپوں نہیں، اپنے کپڑوں کو مجھ سے بچا کر رکھنا تاکہ آپ کے کپڑے میرے خون سے آلُودہ نہ ہو جائیں اور میری والدہ انہیں دیکھ کر پریشان نہ ہوں، میرے حلق پر چُھری جلدی جلدی چلانا تاکہ مجھ پر موت آسانی سے واقع ہو جائے، جب میری والدہ کے پاس جانا تو ان سے میرا سَلام کہنا۔

پھر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے لختِ جگر کو ذبح کرنے کیلئے ماتھے کے بَل لٹا دیا۔ ماتھے کے بَل لٹانے میں بھی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا مَشورہ ہی تھا کہ کہیں مَحبّتِ پدری (باپ کی مَحبّت) کی وجہ سے چُھری چلانے میں معمولی سی بھی کوتاہی نہ ہو۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حکمِ خُداوَندی پر عمل کرنے کیلئے اپنے بیٹے کی گردن پر چُھری چلائی تو حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر اس کا رُخ بدل دیا، پھر ایک ندا آئی چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے اسے نِدا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا،

قربانی کی اهمیت

ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذِبیحہ اس کے فِدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔(پ ۲۳، الصّٰفّٰت ۱۰۴ تا ۱۰۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک موٹا تازہ سینگوں والا سفید سیاہی مائل دنبہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل ذبیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فِدیہ دے دیا گیا اور آپ کو ذبح سے بچاکر بھی ذبح ہو جانے کا ثواب عطا کیا گیا اور تا قیامت آپ کو ذَبیحُ اللہ (اللہ کی رضا کیلئے ذبح ہونے والے) کے لقب سے مُتَّصِف کر دیا گیا۔(تذکرۃ الانبیاء)

وسوسہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مَحض خواب کی بنا پر ہی اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذبح کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کیا آج بھی اگر کوئی خواب میں اپنی اولاد کو ذبح کرتا دیکھے تو کیا اسے بھی اس خواب پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔؟

جواب وسوسہ:

اس کا جواب یہ ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب سچے ہوتے ہیں انہیں اپنے خَواب پر عمل کرنالازِم ہوتا ہے جبکہ غیرِ نبی کا خواب شریعت میں

حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔

انبیاء کرام کے خواب کی تین قسمیں :

انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔(1)جو خواب دیکھا جائے وہی بِعَیۡنِہٖ واقع ہو جیسے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ طیبہ میں خواب دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحاب کے ہمراہ مکۂ مکرمہ تشریف لے گئے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے سر مُنڈوائے اور بعض نے بال کٹوائے، آپ کا یہ خواب ایک سال بعد اسی طرح سچا ہوا جیسے دیکھا تھا۔

لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوۡلَہُ الرُّءۡیَا بِالۡحَقِّ ۚ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیۡنَ ۙ مُحَلِّقِیۡنَ رُءُوۡسَکُمۡ وَ مُقَصِّرِیۡنَ ۙ لَا تَخَافُوۡنَ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچّا خواب، بیشک تم ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن وامان سے اپنے سروں کے، بال منڈاتے یا، ترشواتے بے خوف(پ ۲۶، الفتح، ۲۷)

(2) خواب میں بعض چیزوں سے تَشۡبِیۡہ دی جائے جس چیز کو خواب میں دکھایا گیا ہو اسی کا وُقُوع نہ ہو، بلکہ اس کی کوئی نہ کوئی تاویل ہو اور وُقُوع مُشابہ ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب۔

قربانی کی اہمیت

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ﴿۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔

(پ ۱۲ یوسف آیت ۴)

خواب میں آپ نے چاند اور سورج اور گیارہ ستارے سجدہ کرتے دیکھے لیکن واقع (حقیقت) میں ان چیزوں نے آپ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ آپ کے خواب کو اس طرح سچا کر کے دکھایا۔

وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًاۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ٘ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّاؕ

ترجمہ کنزالایمان: اس کے لئے سجدے میں گرے، اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بیشک اُسے میرے رب نے سچّا کیا۔ (پ۱۳۔ سورۃ یوسف، ۱۰۰)

ماں باپ خواب میں چاند سورج کی شکل میں دکھائے گئے اور گیارہ بھائی، گیارہ ستاروں کی صورت میں، خواب سچا ہوا کہ سب نے آپ کو سجدۂ تعظیمی کیا، جو پچھلی شریعتوں میں جائز تھا، جبکہ ہماری شریعت میں حرام ہے، یاد رہے کہ عبادت کا سجدہ ہر شریعت میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی اور کے لیے جائز نہیں تھا۔

(تفسیر کبیر ج۲۶،ص۱۵۷) (تذکرۃ الانبیاء)

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا خواب

(3) خواب میں صرف امتحان ہو اس کا وُقُوع مقصود نہ ہو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے خواب میں بیٹے کو ذَبح کرتے ہوئے دیکھا، یہ صرف امتحان تھا آپ نے اپنے امتحان پر عمل کرلیا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا اسماعیل علیہِ السَّلام کو بچالیا اور فدیہ دے دیا۔(تذکرۃ الانبیاء)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے ،جو جس قدر مُقرَّب و محبوب ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے، تاکہ یہ نُفُوسِ قُدسیہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آنے والی آزمائشوں پر صبر کرکے بطورِ انعام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بُلند مَراتِب حاصل کرسکیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے فرزند حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذبح کرنے کا حکم دینا بھی بطورِ آزمائش ہی تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام امتحان میں ثابت قدم رہے اور رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے اپنے فرزند کو ذَبح کرنے کا ارادہ فرمالیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ ہر سال مسلمانوں پر اس کو واجب کر دیا۔ اور آج پوری دنیا میں مسلمان سُنَّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے قربانی کے اَہم فریضے کو اَنجام دیتے ہیں۔

نورِ نَبوّت کی ضَوفشانیاں

قربانی کی اہمیت

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبُوَّت سے قبل اہلِ عَرَب کا دین یوں تو دینِ ابراہیمی عَلَیْہِ السَّلام تھا مگر اس کی اصل صورت بِالکل بدل دی گئی تھی۔ توحید کی جگہ شرک نے لے لی تھی۔ مگر جب سرورِ کائنات، مَنْبعِ اَنوار و تجلّیات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا ظُہور ہوا تو کُفر و شِرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہو گئیں، چہار سُو مذہبِ اسلام سے روشنی ہو گئی اور لوگ شرک کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور چڑھاوے کے نام پر جانور ذَبح کرنے جیسی خرافات کو چھوڑ کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے۔ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو اپنی رضا کیلئے نماز پڑھنے اور قُربانی کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰، الکوثر: ۲)

حضرت سَیِّدُنا سعید بن جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیت حُدیبیہ کے دن نازل ہوئی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے پاس تشریف لائے اور کہا: آپ نحر کیجئے اور واپس تشریف لے جائیے۔ تو نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اُٹھے اور قربانی سے مُتعلّق خُطبہ ارشاد فرمایا اور دو رَکعت نماز ادا فرما کر قُربانی کے اُونٹوں کی جانب مُتوجّہ ہوئے اور اُنہیں نَحر کیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس آیتِ مبارکہ سے مراد فرض نماز اور عیدُ الْاَضْحٰی کے دن جانور ذَبح کرنا ہے۔

(تفسیر درمنثور، ج۸، ص۶۵۱)

قُربانی کے 6 حُروف کی نسبت سے قربانی کی فضیلت پر چھ فرامینِ مُصْطَفٰی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایامِ قربانی میں حُصولِ ثواب کی خاطر قربانی کرنا ایسی نیکی ہے جس کا کوئی اور بدل نہیں۔ لہٰذا ثواب کمانے اور رِضائے الٰہی کی خاطر قربانی کرنے کی نیّت سے قربانی کے چھ حروف کی نسبت سے قربانی کی فضلیت واَہمیّت پر چھ فرامینِ مُصْطَفٰی آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

(1) حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کیا،" یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،" تمہارے باپ ابراہیم علیہِ السّلام کی سُنّت ہیں۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کیا،"یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟" فرمایا،" ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔" عرض کیا، "اور اُون میں؟" فرمایا،" اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، رقم ۳۱۲۷، ج۳، ص۵۳۱)

قربانی کی اھمیت

(2) ایامِ قربانی (یعنی ۱۰تا۱۲ ذُو الْحِجَّہ) میں انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اور قیامت کے روز قُربانی کا یہ جانور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں سمیت حاضر ہوگا، اور بلاشُبہ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبۂ قَبُولیّت کو پالیتاہے، تواے مومنو! خُوش دِلی سے قُربان کیا کرو۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

(3) ایک اور فرمان: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہوکر قربانی کی تو وہ (قربانی) آتشِ جہنم سے حِجاب (روک) ہو جائے گی۔" (المعجم الکبیر"، الحدیث: ۲۷۳۶، ج ۳، ص ۸۴)

(4) جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۸۹۴، ج ۱۱، ص ۱۴۔۱۵)

(5) ارشاد فرمایا: اے فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہ)! اُٹھو اپنی قُربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور اسے لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے پر تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اُنہوں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! یہ انعام ہم اہلِ بیت کے ساتھ خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "بلکہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔"

(المستدرک، کتاب الاضاحی، باب یغفر لمن یضحی۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث: ۷۶۰۰، ج ۵، ص ۳۱۴)

(6) جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الأضاحی، باب الأضاحی واجبۃ ھی أم لا، الحدیث: ۳۱۲۳، ج ۳، ص ۵۲۹)

قربانی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی اِستِطاعَت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوَّل یِہی خَسارَہ (یعنی نُقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حَقْدار بھی ہیں۔

قُربانی واجِب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاہیے

یاد رہے ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲) مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا سامان ہو اور اُس پر اللہ عزوجل یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے بیان کردہ نصاب باقی نہ رہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: حاجتِ اَصلِیّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو ضَرورت ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے متعلِّق کتابیں اور پیشے سے متعلِّق اَوزار وغیرہ۔ (الھدایۃ ج ۱ ص ۹۶)

قربانی کی اہمیت

یادرکھئے! جس شخص پر شرعی اُصولوں کی بناپر قُربانی واجب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔فی زمانہ علمِ دین سے دوری کے باعث مسلمان اس اَہم فریضہ کو بھی کَمَاحَقُّہٗ ادا نہیں کرپاتے، اچھے خاصے پڑھے لکھے دُنیادار لوگوں کی دینی معلومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مختلف مالکِ نصاب افراد پورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قربان کر دیتے ہیں اور قربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے یا کس عیب کی وجہ سے قربانی ہو گی یا نہیں ہو گی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہو تا اوروہ قربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتَلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ ابراہیمی پر عمل کرلیا اور ہمارا واجب ادا ہو گیا۔حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی ادائیگی باقی رہتی ہے۔آیئے قربانی سے مُتعلِّق چند ضروری مسائل سماعت کیجئے۔

قربانی کے ضروری مسائل

(1): بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہو سکتا ہے۔

(2): (بھینس وغیرہ) اور اُونٹ میں سات قربانیاں ہو سکتی ہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰٤)

(3): نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳، بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤۲۸) اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) صَراحۃً مثلًا ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو۔ (۲) دَلالۃً (UNDER STOOD) مثلًا یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور اُنہیں اس کا عِلم ہے اور وہ راضی ہیں۔ (فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

(4): قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلًا بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۳۵)

(5): قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو (مثلًا کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عَیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔ (بہارِ شریعت ج ۳، ص ۳٤۰)

عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قُربانی نہیں ہوتی

(6): ایسا پاگل جانور جو چَرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈّیوں میں مَغْز نہ رہا، (اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دُبلے پن کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے) اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہِر ہو، ایسا

بیمار جس کی بیماری ظاہِر ہو ، (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے)ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قُربان گاہ تک نہ جاسکے ، جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو،وَحشی(یعنی جنگلی) جانور جیسے جنگلی بکرا یا خُنثیٰ جانور (یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں) یا جَلّالہ جو صِرف غلیظ کھاتا ہو۔یا جس کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو،کان،دُم یا چکّی ایک تہائی (1/3) سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں، ناک کٹی ہوئی ہو ، دانت نہ ہوں(یعنی جَھڑ گئے ہوں)، تھن کٹے ہوئے ہوں، یا خشک ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور بھینس وغیرہ میں دو کا خشک ہونا،''ناجائز'' ہونے کے لئے کافی ہے۔(دُرِّ مُختارج ۹ ص ۵۳۵ ۔۵۳۷،بہارِ شریعت ج۳ص ۳۴۰،۳۴۱)

(7): جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے ،اگر جڑ سمیت ٹوٹے ہیں تو قربانی نہ ہو گی اور صرف اوپر سے ٹوٹے ہیں جڑ سلامت ہے تو ہو جائے گی۔(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷)

(8): قربانی کرتے وَقْت جانور اُچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مُضِر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذَبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت ج۳ص ۳۴۲،دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۳۹)

(9): بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبح کرنا جانتا ہو

اور اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قُربانی وہاں حاضِر ہو۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)

(10): قربانی کی اور اُس کے پیٹ میں سے زندہ بچّہ نکلا تو اُسے بھی ذَبح کر دے اور اُسے (یعنی بچّے کا گوشت) کھایا جا سکتا ہے اور مرا ہوا بچّہ ہو تو اُسے پھینک دے کہ مُردار ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۸) (قربانی ہو گئی اور اس مرے ہوئے بچّے کی ماں کا گوشت کھا سکتے ہیں)

(11): دوسرے سے ذَبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللهِ کہنا واجِب ہے۔ ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضَرورت، دونوں صُورَتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔ (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۵۵۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی سے متعلق یہ چند اَہم مَسائل آپ نے سُنے، مزید تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15 سے قربانی کے مسائل کا مُطالعہ کیجئے یا دارُ الافتاء اہلسُنّت سے رُجوع کیجئے۔ یقیناً علم سے انسان میں شعور پیدا ہوتا ہے، اچھے بُرے کی تمیز کرنے لگتا ہے جبکہ جَہالت وکَم عِلمی انسان کو پَستیوں کی طرف دَھکیل دیتی ہے۔ علمِ دین سے دُوری کے باعث بعض نوجوان قُربانی کے جانوروں کے ساتھ بھی ناروا سُلوک کرتے ہیں، گلیوں میں بھگاتے پھرتے ہیں، اگر وہ

قربانی کی اہمیت

بے چارہ نہ چلے تواس کی دُم مَروڑتے یا اس پر ڈَنڈے برساتے ہیں اور کبھی تَفرِیح کے طور پر آپس میں لڑاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جانور چاہے گھریلو ضَروریات کو پورا کرنے کیلئے رکھے ہوں یا قُربانی کے لیے ان پر کسی بھی طرح کا ظُلم نہیں کرنا چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب، "جہنَّم میں لے جانے والے اعمال" جلد 2 صَفْحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحَق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بُھوکا پیاسا رکھا یا طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظُلم کیا یا اسے بُھوکا رکھا۔ چُنانچِہ

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چِہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کرکے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حَق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِر، ج ۲، ص ۱۷٤)

مکّھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہوگیا

کسی نے خواب میں حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کو دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عزوجلّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مَغفِرت کا کیا سبب بنا؟

فرمایا: ایک مکّھی سِیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قَلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ المِنَن وَالاَخلاق لِلشَّعرانی ص۳۰۵)

مکّھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہَم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوا مخواہ اُس کو بار بار زِندہ کُچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زَخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کُچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چُٹکی میں اُٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُمُوماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔

جانوروں پر رحم کی اپیل

اسی طرح جانور کو ذَبح کرتے وقت بھی اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اسے کسی بھی طرح کی تکلیف نہ پہنچنے پائے، بعض قَصّاب (گوشت فروش) حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ بڑی بے دَرْدی کے ساتھ جانور گراتے ہیں اور پھر گھسیٹ کر قبلہ رخ کرتے ہیں۔ لہٰذا اس بے زبان کو تکلیف سے بچانے کیلئے بہتر یہ ہے کہ گرانے سے پہلے

قربانی کی اھمیت

ہی قبلے کا تَعَیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وَجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب (گوشت فروش) جلد "ٹھنڈا" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتے (ہوئے بڑے جانور) کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رَگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضَروری ہے کہ جانور کو بِلا وَجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہو گا۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفحَہ 660 پر ہے: " جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!"

(دُرِّ مُختار و رَدُّ المُحتار ج ۹ ص ۶۶۲)

جانور کو بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذَبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔(بہارِ شریعت جلد ۳ ص ۳۵۲)

یہاں ایک عجیب و غریب حکایت سنئے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکبر فرماتے ہیں: ایک بار میں نے ذَبح کیلئے بکری لِٹائی اِتنے میں مشہور بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی (سَخْ۔تِ۔یانی) رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ اِدھر آ نکلے، میں نے چُھری زمین پر ڈال دی اور گفتگو میں مشغول ہوا، دَریں اَثنا بکری نے دیوار کی جڑ میں اپنے کُھروں سے ایک گڑھا کھودا اور پاؤں سے چُھری اُس میں دھکیل دی اور اُس پر مِٹّی ڈال دی! حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ فرمانے لگے: ارے دیکھو تو سہی! بکری نے یہ کیا کیا! یہ دیکھ کر میں نے پُختہ عزم کر لیا کہ اب کبھی بھی کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے ذَبح نہیں کروں گا۔(حیاۃ الحیوان ج ۲ ص ۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے یہ مُراد نہیں کہ ذَبح کرنا کوئی غلط کام ہے۔ بس اِس طرح کے واقِعات بُزُرگوں کے غلبۂ حال پر مَبنی ہوتے ہیں۔ ورنہ مَسئلہ یِہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذَبح کرنا سُنَّت ہے۔

ذَبیحہ کو آرام پہنچایئے: حضرتِ سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہ سے روایت

قربانی کی اہمیت

ہے کہ سیِّدُ المُرسلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لٰہذا جب تم کسی کو قتل کرو تو اَحسن (یعنی بہت اچھے) طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذَبح کرو تو اَحسن (یعنی خوب عُمدہ) طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۰۸۰ حدیث ۱۹۵۵)

قُربانی کے گوشت کے تین حصّے: قربانی کا گوشُت خود بھی کھا سکتے ہیں اور دوسرے شخص غنی (یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتے ہیں، بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مُستَحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشُت کے تین حصّے کرے ایک حصّہ فُقَراء کے لیے اور ایک حصّہ دوست و اَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰) اگر سارا گوشُت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تین حصّے کرنا صِرف اِستِحبابِی اَمر ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ وہ کریم ربّ

عَزَّوَجَلَّ جہاں صاحبِ اِستِطاعَت اَفراد کو مال خَرچ کرنے اور سُنَّتِ ابراہیمی پر عمل کرنے کی وجہ سے بہت زِیادہ اَجرو ثواب عطا فرماتا ہے وہیں ان غَریبوں کو بھی مَحرُوم نہیں رکھتا جو قُربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

غریبوں کی قربانی: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے قربانی کے دن عید منانے کا حکم ملا ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمَّت کے لیے مُقرَّر کیا ہے، ایک شخص نے عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! اگر میں عاریۃً (کسی سے مانگ کر) مادہ جانور ہی پاؤں تو کیا اس کی قُربانی کردوں؟ فرمایا: نہیں، لیکن اپنے بال، ناخُن کتراؤ، مونچھیں کَٹاؤ اور زیرِ ناف کے بال صاف کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک یہی تمہاری قربانی ہے۔ (سنن ابی داود، ج۳، ص۱۲۳، الحدیث ۲۷۸۹) مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن "مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح" میں اس حدیثِ مُبارکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: غریب آدمی اس عَشْرہ میں حَجامت نہ کرائے، بَقَر عید کے دن بعد نمازِ عید حَجامت کرائے تو اِنْ شَآءَ اللہ قربانی کا ثواب پائے گا۔ نیز اس سے معلوم ہوا کہ قربانی (واجب) صرف امیروں پر ہے غریبوں پر نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲، ص۳۷۸)

مُستحَب کام کیلئے گناہ کی اجازت نہیں

لیکن یاد رہے! چالیس دن کے اندر اندر ناخُن تَراشنا، بَغلوں اور ناف کے نیچے

قربانی کی اہمیت

کے بال صاف کرنا ضَروری ہے 40 دن سے زِیادہ تاخیر گناہ ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (یعنی ذُوالحِجّہ کے ابتِدائی دس دن میں ناخُن وغیرہ نہ کاٹنے کا) حکم صرف اِستِحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضایَقہ نہیں، نہ اس کو حکمِ عُدولی (یعنی نافرمانی) کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نَقص (یعنی خامی) آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عُذر کے سبب خواہ بِلا عُذر ناخُن نہ تراشے ہوں کہ چاند ذِی الحِجّہ کا ہو گیا تو وہ اگرچِہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اِس مُستَحَب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخُن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے۔ فعلِ مُستَحَب کے لئے گناہ نہیں کر سکتا۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۵۳_۳۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اجتماعی قُربانیوں کا سلسلہ عام ہے، مختلف فَلاحی وسَماجی اِدارے، مَدارس وجامعات یا عزیز واَقارب اِجتماعی قُربانی کیلئے جانور خرید کر ان میں حصّہ داری کرتے ہیں، جس میں مُناسب رَقم کے ذَریعے اس اَہَم فریضے کی ادائیگی بآسانی مُمکن ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رہے! اِجتماعی قربانی کے بھی شَرعی مسائل ہیں جن کا ہمیں عِلْم ہونا ضروری ہے۔ آیئے شراکت کی قربانی میں گوشت کی تقسیم کے حوالے سے شرعی مسائل سنتے ہیں۔

اجتِماعی قُربانی کا گوشت وَزن کر کے تقسیم کرنا ہو گا

قربانی کا گوشْت وَزْن کر کے تَقْسِیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کریں گے تو گُنہگار ہوں گے۔ بَخوشی ایک دوسرے کو کم زِیادہ مُعاف کر دینا کافی نہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۳ص ۳۳۵) ہاں اگر سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کہ مل کر ہی بانٹیں گے اور کھائیں گے یا شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لینا نہیں چاہتے، ایسی صورت میں وَزْن کرنے کی حاجت نہیں۔

اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو طریقے

اگر شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لے جانا چاہتے ہوں تو وَزْن کرنے کی مَشَقَّت سے بچنے کیلئے یہ دو حیلے کر سکتے ہیں (۱): ذَبْح کے بعد سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان کو ہِبہ (یعنی تحفۃً مالِک) کر دیں جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو اور اب وہ اَندازے سے سب میں تقسیم کر سکتا ہے۔ (۲): دوسرا حِیلہ اس سے بھی آسان ہے جیسا کہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: گوشْت تقسیم کرتے وَقْت اس میں کوئی دوسری جِنْس (مَثَلاً کلیجی مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ (دُرِّ مُختار ج۹ص ۵۲۷) اگر کئی چیزیں ڈالی ہیں تو ہر ایک میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں۔ گوشْت کے ساتھ صِرف ایک چیز دینا بھی کافی ہے۔ مَثَلاً، تلّی، کلیجی، سری پائے ڈالے ہیں تو گوشْت کے ساتھ کسی کو تلّی دیدی، کسی کو کلیجی کا ٹکڑا، کسی کو پایہ، کسی کو سری۔ اگر ساری چیزوں میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں۔

قربانی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کے گوشت کی تقسیم سے مُتعلِّق یہ چند مَسائل آپ نے سُنے، مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 20 صفحات پر مُشتَمِل رسالہ " اجتماعی قربانی کے مدنی پھول " کا مُطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں، میٹھے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عنایتوں، اَولیائے عِظام وعُلمائے کِرام کی نِسبتوں، شَفقتوں اور امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شب وروز کی کوششوں کے نتیجے میں ذُوالقعدۃُ الحرام 1401 ہجری بمطابق ستمبر 1981ء میں بابُ المدینہ (کراچی) سے اُٹھنے والی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام تاحال بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، خَیبر پختونخواہ، کشمیر، بلوچستان، گلگت بلتِستان اور پھر مُلک سے باہَر مثلاً ہِند، بنگلہ دیش، عرب اَمارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً 176 مُمالک میں پہنچ گیا اور آگے مزید کُوچ جاری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۳۵ھ میں) دعوتِ اسلامی، خدمتِ دین کے تقریباً 96 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَشغول ہے۔ ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ

اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لیے اپنے گھر ، رِشتہ داروں اور اَہلِ محلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجاکر دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تعارف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنی چاہئیں اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی ساری دنیامیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شمار مَدَنی قافِلے 3 دن، 12 دن، 30 دن (1 ماہ) اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یقیناً راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ان مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتَہ نمازونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یوں علمِ دین حاصل کرنے کا موقع مُیَسَّر آتا ہے۔علمِ دین کے لیے سفر کے بے شُمار فضائل ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے رَسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بیشک

قربانی کی اہمیت

فرشتے طالبُ العِلْم کے عمل سے خُوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالِم دین کے لئے اِستِغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک عُلماء وارثِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام ہیں بیشک انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام دِرْہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیَہ عَلَیْہِمُ السَّلام تو صِرف عِلْم کا وارِث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔" (سنن ابن ماجہ، الحدیث ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۴۵)

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں سُنا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو خواب میں اپنے لَختِ جگر، نُورِ نظر کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے رضائے الٰہی کی خاطر اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے ذَبح کا ارادہ فرما لیا، اس ضِمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خواب شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل ہوتے ہیں انہیں خواب پر عمل لازم ہوتا ہے مگر غیرِ نبی کا خواب حُجَّت نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مسلمان سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کرتے ہوئے قُربانی کرتے ہیں تو وہ قربانی جہنّم کی آگ اور قُربانی کرنے والے کے دَرمیان ڈھال بن جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عید کے

دن قربانی میں خرچ ہونے والے پیسے سے زِیادہ کوئی پیسہ مَحبوب نہیں ہوتا، پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی واجب ہونے کیلئے صاحبِ نصاب ہونا شَرط ہے یعنی ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا اتنی مالیَّت کی رَقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال ہونا ضروری ہے۔ قربانی کے ضروری مسائل بھی سنے کہ اگر کسی نے ایک بکرا پورے گھر کی طرف سے قربان کر دیا تو کسی کا بھی واجب ادا نہ ہو گا بلکہ گھر میں جتنے بھی صاحبِ نصاب افراد ہونگے سب پر الگ الگ قربانی واجب ہو گی، پھر جانورں کے ایسے عیوب کے بارے میں سنا جن کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی، اور جانوروں پر ظلم سے بچنے اور ان کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک سے پیش آنے کے بارے میں سنا کہ جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔ پھر اجتماعی قربانی میں گوشت کی تقسیم کاری کے حوالے سے بھی مُفید مدنی پھول حاصل کئے، اس حوالے سے مزید جاننے کیلئے " اجتماعی قُربانی کے مدنی پھول" نامی رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ پھر ہم نے غریبوں کی قربانی کے بارے میں سنا کہ جو افراد صاحبِ اِستطاعت نہیں ہیں اگر وہ قُربانی کا ثواب پانا چاہتے ہیں تو وہ ذُوالحج کے دس دنوں میں اپنے بال ،ناخُن وغیرہ صاف نہ کروائیں اور بَقر عید کے دن نمازِ عید کے بعد صاف کر لیں تو انہیں بھی قربانی کا ثواب ملے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شرعی اُصُولوں پر چلتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول میں سُنّتوں بھری زندگی اور ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے شریف میں

شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

بارہ مدنی کام کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر نادِم ہوکر گُناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہوگئے اور سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنے لگے اور دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن گئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ تین آیاتِ قرانی کی تلاوت مع ترجمہ کَنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان ، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور شَجُرہ قادِریہ ،رَضَویہ ،ضیائیہ ،عطاریہ پڑھا جاتا ہے اس کے بعد نمازِ اشراق و چاشت کے نوافِل ادا کئے جاتے ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں نمازِ فجر کے بعد طلوعِ شمس (یعنی سورج نکلنے) تک ذکر واذکار کرنے کا ثبوت اور فضائل موجود ہیں۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ ، قرارِ قَلْب وسینہ ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ ، باعثِ نُزولِ سکینہ ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنیوی بات نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا رہے پھر چاشت کی چار رَکعتیں ادا کرے تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسا پاک اس دن تھا جس دن اس کی ماں

نے اسے جَنا (پیدا کیا) تھا کہ اس پر کوئی گُناہ نہ تھا۔" (مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، رقم ۴۳۴۸، ج ۴، ص ۹)

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ایک لشکر کو نجد کی جانب بھیجا وہ بہت سامالِ غنیمت لئے جلدی لَوٹ آیا تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ "ہم نے اس گروہ سے زیادہ جلدی لوٹنے اور کثرت سے مالِ غنیمت لانے والا لشکر کبھی نہیں دیکھا۔" تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی قوم کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مالِ غنیمت حاصل کرلیتی اور جلدی لوٹ آتی ہے یہ وہ قوم ہے جو فجر کی نماز میں حاضر ہوتی ہے پھر طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتی ہے یہی وہ قوم ہے جو جلدی لوٹنے اور زیادہ غنیمت والی ہے۔"

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۰۸، رقم ۳۵۷۲، ج ۵، ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرکاءِ اجتماع کی تعداد بڑھ گئی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام دن بدن بڑھتا جارہا ہے آپ بھی دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کیلئے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کے بینَ الاَقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کی آمد آمد تھی ۔عُمرکوٹ کی تحصیل کھینسر کے گاؤں پیرانی میں پروجیکٹر کے ذریعے VCD اجتماع

قربانی کی اھمیت

کیا گیا تو لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ بدمذہبوں کا نیٹ ورک بہت وَسیع اور مَضبوط ہے لیکن یہ VCD دیکھ کر معلوم ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ حق کی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے مُختلف مُمالک میں مَدَنی کام کر رہی ہے۔انہوں نے اس VCD میں واضح طور پر دیدارِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نہ ہونے پر حسرت کا اظہار بھی کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلّ اس VCD اس اجتماع کی برکت سے اس علاقے سے نہ صرف بینَ الاَقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع کے شُرکاء کی تعداد میں اضافہ ہوا بلکہ مَدَنی کام بھی پہلے سے بڑھ گیا اور اس گاؤں کی تاریخ میں پہلی بار عیدُ الْفِطر کے موقع پر دعوتِ اسلامی کو مَدَنی عطیّات پیش کئے گئے، اس کے ساتھ ساتھ اسلامی بھائیوں نے عیدُ الاضحیٰ پر قربانی کی کھالیں بھی دعوتِ اسلامی کو دینے کی نیّتیں کیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبوّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”انگوٹھی کے ضروری اَحکام“ کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے انگوٹھی کے 19 مَدَنی پھول

(1) مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔ (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٦٧ حدیث ٦٣٨٥) (2) (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا ۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگاسکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی۔ (بہارِ شریعت ج٣ ص٤٢٨ ، دُرِّ مُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٩ ص٥٩٨) بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (3) لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج٣ ص ٣٠٥ حدیث ١٧٩٢) (4) مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج٩ ص٥٩٧) (5) بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ (6) حُروفِ مُقطّعات (مُ ۔ قَط ۔ ط ۔ عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُروفِ مُقطّعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں۔ (7) اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورَتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج٣ ص٤٢٨) (8) چاندی کی ایک

قربانی کی اہمیت

انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا تَرک (یعنی جس کو اِسٹامپ (مُہر) کی ضرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) افضل ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غَرَض سے (پہننے میں) خالی جَواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ سُنَّت ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنِگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مَذموم (یعنی قابلِ مَذمَّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱٤۱) (9) عیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے۔ (10) انگوٹھی اُنھیں کے لیے سُنَّت ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سُلطان و قاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جِن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو سُنَّت نہیں البتہ پہننا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) فِی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عرف (یعنی معمول و رَواج) نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے "اِسٹام" بنوائی جاتی ہے، لِہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا سُنَّت نہ رہا۔ (11) مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے۔ (الھدایۃ ج ٤ ص ۳٦۷) (12) چاندی کا چَھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورَتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔) (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲

ص ۱۳۰) **(13)**: عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں۔ **(14)** لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعت نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) **(15)** دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۹۶) **(16)** مَنّت کا یادَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح **(17)** مدینہ مُنوَّرہ یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں۔ **(18)** بواسیر و دیگر بیماریوں کے لئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مردوں کے لئے جائز نہیں۔ **(19)** اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجئے اور آیندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

قربانی کی اھمیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یومِ قفلِ مدینہ

فضول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فضول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے، اسی لئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب) یوم قفل مدینہ منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اس کا لطف تو وہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے اس میں مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **خاموش شہزادہ** پڑھنا یا سننا ہے۔۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل آنے والی پیر شریف کو یوم **قفلِ مدینہ** ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد